جرمنی میں دعوت الی اللہ کے مواقع

اور افضال الٰہی کا تذکرہ

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۵ء بمقام ہمبرگ جرمنی)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ جمعہ میں نے نن سپیٹ ہالینڈ سے دیا تھا اور اس میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں مومنین سے قطعی وعدہ فرمایا ہے کہ تم اگر میری خاطر دکھ اٹھاؤ گے تو میں تمہاری زمینیں وسیع کرتا چلا جاؤں گا۔ یعنی تمہیں اپنی زمین میں لے آؤں گا اور اللہ کی زمین وسیع ہے، ان معنوں میں وہ وعدہ ہے اور یہ بھی بشارت ہے کہ اس دنیا میں بھی تمہیں نقد ونقد انعام ملیں گے اور آخری دنیا کے پھر انعام تو مقدر ہیں ہی اور یہ بھی وعدہ ہے کہ خدا کے انعامات کا سلسلہ لامتناہی ہوا کرتا ہے، وہ کسی ایک جگہ جا کر ٹھہر نہیں جاتا۔ تو جن کو خدا تعالیٰ کے وعدے اس دنیا میں ہی پورے ہوتے دکھائی دینے لگیں ان کے لئے دوہری خوشخبری یہ ہے کہ آخرت کے وعدوں پر بھی پہلے سے بڑھ کر ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ جن کو اس دنیا میں کوئی خوشخبریاں پوری ہوتی دکھائی نہ دیں ان کے لئے آخرت کی امیدیں بھی موہوم ہیں سوائے اس کے کہ ایک امید لگائے بیٹھے ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ تبھی قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ خصوصاً ابتلاء کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے یہ پیغام لے کر آتے ہیں کہ: نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (حٰمٓ السجدہ: ۳۲) ہم تمہارے ساتھ ہیں، تمہارے دوست بن کے رہیں گے اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ بتانے کے

لئے کہ آخرت کا وعدہ محض کوئی فرضی قصہ نہیں ہے اس لئے خدا نے زیادہ یقین پیدا کرنے کے لئے ، زیادہ ایمان پیدا کرنے کے لئے ہمیں اس دنیا میں یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ ہم اب تمہارے ساتھ رہا کریں گے۔ چنانچہ ایک دائمی رفاقت فرشتوں کی نصیب ہو جاتی ہے اور ہر منزل پر ، ہر موڑ پر ان کا قرب محسوس ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ آج کل جس ابتلا کے دور سے گزر رہی ہے بعض لوگوں کی نظر اس ابتلاء پر ہے اور بے قرار رہتے ہیں کہ کب یہ دور ختم ہو گا لیکن اللہ کے انعامات پر بھی تو نظر کرنی چاہئے وہ کس کثرت کے ساتھ اور کس تیزی کے ساتھ نازل ہو رہے ہیں۔ دراصل ابتلاء کو انعام سے ایک خاص نسبت ہے۔ اس لئے ابتلاء کے لمبا ہونے کی دعا تو میں نہیں کہتا لیکن ابتلاء کے دوران خدا کی رضا پر، خدا کے انعامات پر راضی ہونے کی عادت تو ڈالنی چاہئے اور کثرت کے ساتھ ان انعامات کا ذکر کرنا چاہئے اور کثرت کے ساتھ حمد کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

چنانچہ ہالینڈ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں جو مرکز عطا فرمایا ہے۔ اس کو آپ دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ کتنی شاندار جگہ ہے، کیسی خوبصورت جگہ، کتنی عظیم اور وسیع جگہ ہے اور اس کے ساتھ ہی علاقے کے لوگوں میں توجہ بھی پیدا فرما دی اور جس کثرت کے ساتھ وہاں کے معززین تشریف لائے اور انہوں نے جس قسم کے اظہار کئے اس سے اس جماعت کی امیدیں بہت بڑھ گئی ہیں اور پھر ان کے علاوہ بعض عرب معززین کی توجہ بھی اس طرف پھیر دی اور وہ بھی آئے اور مراسم بڑھائے اور آئندہ کے لئے بعض ایسے ملکوں کے دوست ہیں جن کے ساتھ بہت سے گروہ ہیں۔ وہ مستقل رابطہ رکھنے کے عہد کر کے گئے ہیں بلکہ خود مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں مزید لٹریچر مہیا کیا جائے۔ تو جہاں خدا وسیع جگہیں عطا فرما رہا ہے، وہاں وسیع جگہوں کو بھرنے کے لئے لوگوں کے دل بھی ساتھ ساتھ پھیر رہا ہے اور مائل فرماتا چلا جا رہا ہے اور یہ ایک جگہ نہیں ہر جگہ یہی سلسلہ چلا ہے۔

چنانچہ ہالینڈ کے بعد بیلجیئم کے پہلے مشن کے افتتاح کے لئے گیا اور ہالینڈ میں تو پہلے ایک لمبے عرصہ سے مشن قائم تھا لیکن بیلجیئم میں مبلغ کرائے کے مکان میں رہتا تھا۔ جماعت کے پاس باقاعدہ کوئی عمارت نہیں تھی۔ اس لحاظ سے اسے ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے کہ وہ پہلی عمارت جو اللہ تعالیٰ ہمیں ایک نئے ملک میں عطا فرمائی ہے اس کے افتتاح کا بھی بہت

جلد پہلے افتتاح کے بعد موقع مل گیا۔

اور وہ عمارت بھی بہت ہی کشادہ اور وسیع ہے اس کے دو بڑے ہال ہیں اور رہائش کے لئے ایک بہت اعلیٰ دو منزلہ فلیٹ ،اس کے ساتھ کمرے مزید رہائش کے لئے جہاں گنجائش ہے اس کے ساتھ غسل خانے اور دوسری سہولتیں ہیں۔ پھر دوسری طرف اس کے دفتر کے لئے بہت وسیع کشادہ جگہ، پھر اس عمارت میں زیر زمین بہت بڑی گنجائش رکھی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ مہمانوں کو ٹھہرانے کیلئے اس کے ایک کنارے پر کھلی جگہ ہے۔عمارت کا قبضہ ابھی نیا ہی لیا گیا ہے لیکن تھوڑے سے عرصے میں انہوں نے تیاری کر کے پچاس مہمانوں کے لئے وہیں جگہ بنالی تھی اور اگر اس کو پوری طرح استعمال میں لایا جائے ہر قسم کی ضرورتیں مہیا وہاں کر دی جائیں تو ایک بہت بڑا شاندار مرکز بن جاتا ہے۔

یہ جتنی نئی جگہیں اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے پرانے سب مراکز سے اپنی گنجائش میں اور رقبے میں زیادہ ہیں۔اس کے ساتھ بھی ایک بہت ہی خوبصورت اور وسیع پائین باغ ہے اور وہاں دور تک سیر کی جگہ ہے اور وہ سارا اس عمارت کے ساتھ ہی ملحق ہے اور پھر ساتھ اور رقبہ بھی مل رہا ہے تا کہ کوئی بہت عظیم الشان مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ جب توفیق عطا فرمائے تو ساتھ کے رقبے میں وہ تعمیر کر لی جائے اور وہاں کا سارا علاقہ بیلجیئم کے بہترین علاقے پر مشتمل ہے اور برسلز کا وہ حصہ جو ساؤتھ ویسٹ ہے یعنی جنوب مغربی اس میں نہایت اچھی قسم کے لوگ صاف ستھرے، جرائم سے پاک علاقہ ہے، مہذب تعلیم یافتہ لوگ ہیں اور باوجود اس کے کہ پہلے ایک لمبے عرصہ تک مبلغ کی موجودگی کے باوجود وہاں لوگوں کو توجہ نہیں تھی لیکن اس علاقے کے لوگوں نے غیر معمولی تعاون کیا ہے۔ ہالینڈ کی طرح یہاں کے معززین بھی اردگرد سے مسجد کے لئے پھولوں کے تحائف لے کر آتے رہے۔بعضوں نے اور تحائف پیش کئے، بعض مستقل لگانے کے لئے پودے لے کر آئے۔خدا نے دلوں میں ایسی محبت پیدا کر دی تھی کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی اور یہاں بھی خدا تعالیٰ نے عربوں میں سے بعض معززین عطا فرمائے۔ایک عرب پروفیسر ہیں ان کے تو دل کی کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ پہلے تو کہنے لگے کہ میں تو احمدی ہوں لیکن ابھی بیعت نہیں کروں گا اور پہلے میں لوگوں کو تیار کروں گا پھر وہ دوسرے دوستوں کو بھی لے کے آئے ان کو بھی تبلیغ کروائی۔پھر دوبارہ دوسرے دوستوں کو لے کر آئے

ان کو تبلیغ کروائی اور آخر پر ایک دوست نے جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں دستی بیعت کرنی چاہتا ہوں اور جب دستی بیعت ہو رہی تھی تو انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے بھی فوراً دستی بیعت میں شمولیت کر لی اور ان سے مزید علیحدگی برداشت نہیں ہوئی۔ وہ بڑے قابل آدمی ہیں ان کا ہزاروں پر اثر ہے اور اس علاقہ میں بہت ہی معزز ہیں۔ میں نے تو ہزاروں پر اثر کہا ہے ان کا یہ بیان تھا کہ یہاں ہمارے ملک اور ساتھ کے ملک کے کئی لاکھ باشندے ہیں اور میں انشاء اللہ ان سب تک پیغام پہنچاؤں گا۔

تو جب خدا نئی زمینیں عطا کرتا ہے تو ساتھ زمینیں بھرنے والے بھی عطا کر دیا کرتا ہے۔ یہ ہے اس کی شان۔ محاورہ ہے کہ کوئی کسی سے کچھ مانگے تو غریب آدمی پھر بہانے کے طور پر مزید بھی مانگتا رہتا ہے کہ اونٹ دے لادنے والے بھی ساتھ دے۔ ہمارے تو مانگنے کے بہانے ہوتے ہیں خدا کی عطا کے بہانے ہوتے ہیں۔ وہ ایک چیز دیتا ہے تو اس کی ضروریات کے دوسرے حصے بھی خود بخود پورے کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ بیلجیئم کا نیا مشن جو بہت دعاؤں کے ساتھ کھولا گیا ہے اس کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے وہی شان دکھائی، وہی وعدے پورے کئے اور جو معززین تشریف لائے انہوں نے بہت لمبا عرصہ تک وہاں بیٹھ کر سوال و جواب کی مجلس میں شرکت کی اور خود ایسے سوال کئے۔ میں تو براہ راست پہلے تبلیغ تو نہیں کرنی چاہتا تھا کیونکہ مہمانوں پر یہ بات بعض دفعہ بوجھ ہو جاتی ہے کہ بلایا ہے کس غرض سے، افتتاح کے لئے اور ساتھ اپنی ساری تبلیغ شروع کر دی لیکن خدا نے ان کے دل میں سوال ایسے ڈال دیئے اور پھر جوابوں میں ایسی دلچسپی پیدا ہوگئی کہ وہ مجلس ختم ہونے میں نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ چونکہ میئر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ ان کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں ایک اور الیکشن قریب تھا تو ان پر بھی رحم کرتے ہوئے، انہوں نے یہ نہیں کہا میں نے خود یہ کہا کہ اب بعض لوگوں کو کام ہوں گے اس لئے ہم مجلس ختم کرتے ہیں۔ لیکن جو بیٹھنے والے تھے ان کی کیفیت تو یہ تھی کہ بیٹھے رہتے اور سوال کرتے چلے جاتے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم نے بعد میں بھی بعض معززین سے رابطہ کیا، رات کھانے پہ ایک دو دوستوں کو پیغام بھجوایا۔ وہاں یہ عادت نہیں ہے کہ دو گھنٹے کے نوٹس پر پہنچ جائیں لیکن خدا کے فضل سے دو گھنٹے کے نوٹس پر ہی پہنچ گئے اور پھر بڑے لمبا عرصہ تک مختلف موضوعات پر گفتگو جماعت کے مسائل پر ہوتی

رہی۔ اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ دل بھی بدل رہا ہے۔

اس کے بعد کوئلن پہنچا۔ جس کا جو اصل تلفظ ہے وہ تو میرے لئے بڑا مشکل ہے کوئلن کر کے کچھ کہتے ہیں یہاں کے جرمن لیکن ہمارے عام دوست کولن کہہ دیتے ہیں یا کولون تو جو بھی ہے کولن شہر مشہور ہے، سب کو پتہ ہے۔ وہاں کی ارد گرد کی جماعتوں کے لئے کوئی مرکز نہیں تھا۔ چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ ہمیں بھی کوئی مرکز لے کر دیا جائے۔ مرکز تو آج سے چند مہینے پہلے ان کو لے دیا گیا مگر مجھے پہلی دفعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ عمارت بھی خدا کے فضل سے بہت وسیع عمارت ہے، اتنی وسیع کہ آپ کے پرانے دونوں مراکز ہیمبرگ کا مشن اور فرینکفرٹ کا مشن دونوں مل کر بھی اس کا ایک حصہ بنتے ہیں اور ابھی وہ ساری عمارت ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس کا رقبہ سات ہزار مربع فٹ ہے جو تعمیر شدہ رقبہ ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی وسیع عمارت عطا فرمائی ہے اور تین منزلیں ہیں۔ اوپر کی منزل میں ابھی بننے کی گنجائش ہے۔ نیچے کی منزل میں دونوں طرف جہاں سے داخلے کا رستہ ہے اس کے دونوں طرف وسیع ہال ہیں اور وہ ابھی کرایے پر ہیں اور کرایہ بھی چار ہزار مارک مہینہ کا ہے تو بیس ہزار روپے ماہانہ ان کا کرایہ بھی ساتھ مل رہا ہے اور جب ہماری ضرورتیں پھیلیں گی تو ہم اس عمارت کو خالی کروائیں گے۔

وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے بڑا رجحان پیدا کر دیا، ہماری توقع سے بہت زیادہ مہمان تشریف لائے۔ مئیر تو وہاں موجود نہیں تھے مگر ہمارے علاقے کے جو حکومت کے افسر اعلیٰ ہیں حکومت کی طرف سے وہ وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ بہت لمبا عرصہ وہاں بھی سوال و جواب کی مجلس چلتی رہی اور سارے دوست بڑی گہری دلچسپی لیتے رہے۔ کھانے کے بعد بھی ٹھہر گئے اور کھانے کے بعد بھی پھر ایک مجلس لگ گئی بعض دوست مزید باتیں کرنا چاہتے تھے۔ جو ان کے دلوں کی کیفیت نظر آئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت اسلام کے پھیلنے کے وسیع امکانات پیدا ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے دلوں کو تبدیل کر رہے ہیں اور یہ ساری ابتلاء کی برکت ہے۔ اس جگہ میں پہلے بھی آتا رہا ہوں خلافت سے پہلے بھی، خلافت کے بعد بھی اور اس قسم کے عمومی رجحانات کہ عربوں میں بھی، یوروپینز میں بھی اس طرح توجہ پیدا ہوئی ہو اور جماعت کے لئے نرم گوشے پیدا ہو گئے ہوں یہ پہلے کبھی نظر نہیں آیا۔ عربوں میں تو خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی تحریک

ملتی ہے کہ جن کو آپ سب سے زیادہ سخت سمجھتے تھے وہ آج احمدیت کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو گئے ہیں۔ کہیں اتنی جلدی کوئی قوم بیعت نہیں کر رہی جتنی جلدی اب عرب کر رہے ہیں۔

میں یہ باتیں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ اب آپ کا فرض ہے کہ اس پکے ہوئے پھل کو محفوظ کریں اور سنبھالیں۔ جب خدا کی طرف سے پھل پکنے کے وقت آتے ہیں تو ان کو سنبھالنا ایک بڑی ذمہ داری ہو جایا کرتا ہے اور جو لوگ سنبھال نہیں سکتے ان کا پھل پھر ضائع ہو جاتا ہے، گل سڑ جاتا ہے، اپنے ہاتھ نہیں آتا بلکہ پھر دوسرے جانور کھا جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ آج کے زمانے میں پرانی تہذیب، پرانے تجربوں سے سب انسان مایوس ہیں، کسی کو سکون میسر نہیں ہے اور اگر ان کو صحیح معنوں میں ایسے لوگ ملیں جن کا تعلق خدا سے ان کو محسوس ہو، یہ ایک بنیادی شرط ہے تو ان کی طرف وہ بہت تیزی سے مائل ہوں گے۔ ورنہ فرضی باتوں کی طرف وہ مائل نہیں ہوں گے۔ فرضی باتیں تو انہوں نے پہلے بھی بہت دیکھی ہیں اور ان فرضی باتوں سے تنگ آئے پڑے ہیں۔ اس لئے عملاً خدا تعالیٰ کا قرب جو انسان کی شخصیت میں تبدیلی پیدا کر دیا کرتا ہے وہ قرب پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اگر آپ یہ کر لیں تو ایک عظیم الشان تاریخی انقلاب میں آپ حصہ لینے والے بن جائیں گے اور یہ وہ کام ہے جو بظاہر بہت ہی بڑا مشکل نظر آتا ہے کیونکہ انسانی زندگی کا مقصود سب سے اوپر کا کام ہے لیکن سب سے آسان بھی ہے کیونکہ اگر میں آپ کو کہوں کہ علم کے لحاظ سے مبلغ بنیں تو اس کے لئے تو بہت ہی پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ زبانیں سیکھنی پڑیں گی اور عربی کی بنیادی تعلیم حاصل کرنی پڑے گی، قرآن کریم کا مطالعہ ہے، احادیث کا مطالعہ ہے، گزشتہ علماء نے کیا کچھ لکھا مفسرین نے کیا لکھا، فقہ کے ماہرین نے کیا لکھا اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں کیا کیا کچھ ہے اور ان علماء کے پاس جو ہماری مخالفت کرتے ہیں کیا دلائل ہیں اور ہم اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ علم کا اتنا وسیع میدان ہے اور پھر اسلام کے دشمن مذاہب کیا کہتے ہیں اور ان سے کیسے نبٹ سکتے ہیں۔ یہ تو لگتا ہے ایک لامتناہی سمندر ہے۔ عام آدمی کی طبیعت سوچتی ہے تو گھبرا جاتی ہے کہ یہ تو میرے بس کی بات نظر نہیں آتی لیکن تعلق باللہ میں یہ ایک عجیب بات ہے کہ جس لمحے آپ فیصلہ کرتے ہیں کہ میں خدا کا ہونا چاہتا ہوں اسی لمحے خدا آپ کا ہو جاتا ہے۔ کوئی روک حائل نہیں ہوتی، کوئی پردہ بیچ میں حائل نہیں ہوتا اور جب کسی کو خدا مل جاتا ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کے اندر ایک عظیم انقلاب برپا نہ ہو، اس کی

شخصیت میں ایک تبدیلی رونما نہ ہو جائے۔

آج اس تبدیلی کی ضرورت ہے، آج ضرورت ہے کہ ہم ایسے نوجوان پیدا کریں جن کے اندر دنیا فرق محسوس کرنے لگے ۔ان کی بات میں وزن آجائے،ان کی اداؤں میں وقار پیدا ہو جائے۔ جوان سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے وہ محسوس کر رہا ہو کہ میں کسی ایسی ہستی سے بات کر رہا ہوں جس کا تعلق بڑے لوگوں سے ہے۔شروع میں تو اس کو بڑے لوگ نظر آئیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ تو آپ کے پس منظر میں ہوگا کیونکہ جس طرح بڑے آدمی کے ساتھ رہ کر،شاہوں کی مصاحبت میں پھر کر انسان کے اندر ایک نئی ادا پیدا ہو جاتی ہے اور دیکھنے والا محسوس کرتا ہے کہ اونچی مجالس سے آیا ہے۔تو جب خدا سے تعلق پیدا ہو تو کیسے کوئی محسوس نہیں کرے گا کہ بہت اونچی مجالس کا رہنے والا انسان ہے۔اس کے آداب،اس کی گفتگو،اس کا سلیقہ اس میں کوئی وزن ہے،کوئی وقار ہے ایک یقین ہے ایک خود اعتمادی ہے اور یہ چیزیں ہیں جنہوں نے دنیا فتح کرنی ہے۔ پھر علم بھی خدا خود عطا فرماتا ہے اور ایسے ایسے دلائل پھر سکھاتا چلا جاتا ہے کہ ایک عام آدمی سے ویسے توقع نہیں ہوسکتی۔

چنانچہ میرا یہ بھی تجربہ ہے کہ وہ احمدی جو خالصتہً للہ،اللہ کی محبت میں دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہماری مدد کرے گا۔وہ جب اپنی تبلیغی رپورٹیں بھیجتے ہیں تو بعض دفعہ میں حیرت میں مبتلا ہوں کہ یہ نکتے ان کو کس طرح سمجھ آگئے ۔کوئی تعلیم نہیں لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دشمن نے ایک سوال اٹھایا جو بڑی عیاری سے اٹھایا گیا اور اس پر میرا دل چاہتا تھا کہ کاش یہ جواب دیتا اور اگلا فقرہ ہی اس کا وہ ہوتا تھا کہ پھر خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈالی پھر میں نے یہ جواب دیا اور مسلسل اس طرح کے مضمون چلتے چلے جاتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں ان کی علمی حالت کا مجھے پتہ ہے۔ناممکن ہے ان کے لئے وہ باتیں کرنا جب تک ان کو خدا نہ بتا رہا ہو۔

بنیادی بات علم نہیں ہے بنیادی بات اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا پیار ہے۔اس لئے آپ اس کی طرف توجہ کریں اور بے دھڑک ہو کر اس میدان میں کود پڑیں۔سارا جرمنی آپ کے لئے فتح کرنے کے لئے کھلا پڑا ہے اور یہاں بھی وہ رو چلتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ جو دوست یہاں پرسوں کی مجلس میں تھے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ بعض جرمن نوجوان جو بڑے مخلص احمدی ہیں وہ اپنے کچھ ساتھیوں کو لے کر آئے تھے۔ کچھ اور دوسرے دوست بھی موجود تھے۔صاف اللہ کی تقدیر کا ہاتھ

نظر آتا ہے کہ تھوڑی دیر کے اندر ہی ان کی کیفیت بدل گئی، ان کی دلچسپی کا انداز بدل گیا اور بڑی حکمت کے ساتھ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم احمدیت کے قائل ہوتے چلے جارہے ہیں۔

چنانچہ عبداللہ صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک نوجوان جو بڑا مضبوط اور توانائی سے بھر پور ہے۔ اپنے جسم کے لحاظ سے بھی مضبوط اور جوان ہے اور ذہنی افتاد کے لحاظ سے، یعنی اپنی بات پہ قائم اور سمجھ کر چلنے والا وہ عارضی طور پر صرف ایک رات کے لئے آیا تھا دوسرے دن بھی ٹھہر گیا اور پھر عبداللہ صاحب سے اس نے کہا کہ میری نوکری کا بھی سوال ہے جو شاید نکل جائے اگر میں واپس نہ جاؤں مگر کوئی پرواہ نہیں اب میرا جانے کو دل نہیں چاہتا اور وہ ٹھہر گیا۔ تو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ آناً فاناً ان قوموں کے دل بھی بدل رہا ہے۔ وہاں اخباری نمائندوں سے ملاقات ہوئی ہے تو شروع میں ان کے چہرے اور تھے، ان کا رویہ اور تھا، اسلام کے خلاف تشدد پایا جاتا تھا اور بعض اعتراض تو بڑی سختی سے کئے لیکن جب خدا تعالیٰ نے مجھے جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی تو دیکھتے ہی دیکھتے ان کے چہرے نرم پڑ گئے اور ان کی باتوں کا رخ بدل گیا۔ وہ ساری ویڈیو ریکارڈڈ چیز ہے اور جرمن میں ہمارے ہیوبش صاحب اس کا ترجمہ کر رہے تھے۔ ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اس وقت ایسی توفیق عطا فرمائی کہ بیماری کی وجہ سے وہ پہلے ترجمے میں کچھ کمزور ہو گئے تھے لیکن اس وقت تو ایسا چلے ہیں جس طرح فر فر ایک دریا بہہ رہا ہو۔ جب وہ جرمن زبان میں ترجمہ کرتے تھے تو بہت ہی گہرا اثر ان کی گفتگو کا دوسروں کے چہروں پر نظر آرہا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ عبداللہ صاحب نے مجھے بتایا کہ وہاں کے پریس کا نمائندہ اپنے ساتھی کو کہہ رہا تھا کہ اب یہاں آدمی سوال کیا کرے؟ ہر سوال کا جواب ایسا آجاتا ہے کہ منہ بند ہو جاتا ہے۔ مغربی پریس سے یہ تبصرہ جو ہے یہ معمولی بات نہیں۔ بڑے آزاد منش لوگ ہیں خصوصاً اسلام پر حملہ کرنے میں تو بڑی دلیری دکھاتے ہیں۔ پھر ایشائی ملک کا ایک آدمی جو پاکستان سے آیا ہو اس کے متعلق تو ان کے رویے ہی بالکل بدل جاتے ہیں اور وہی رویہ تھا جو شروع شروع میں نظر آرہا تھا۔

تو یہ ایک مسلسل اللہ کی تقدیر کا ہاتھ دکھائی دے رہا ہے معمولی سی بصیرت بھی کسی میں ہو تو وہ اس کو دیکھنے سے رہ نہیں سکتا یعنی ہو نہیں سکتا کہ وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر سکے۔ اس لئے آپ خدا کی اس تقدیر کے ساتھ ساتھ چلیں۔ اللہ نے جو پھل تیار کئے ہیں ان کو توڑنے کے لئے ہاتھ تو بڑھائیں۔

اگر آپ نہیں بڑھائیں گے یہ کہہ کر، یہ بہانے ڈھونڈ کر کہ ہمیں زبان نہیں آتی ،ہمیں علم نہیں ہے تو یہ سارے بہانے ہیں۔ایک چیز جو آپ کو آتی ہے اور آسکتی ہے وہ اللہ سے تعلق ہے۔تعلق پیدا کریں گے تو آپ کے اندر چٹک سے ایک چیز کھل جاتی ہے جیسے غنچہ کھلتا ہے اس طرح آپ کے رکے ہوئے دل میں ایک غنچہ کھل جائے گا آپ اس کی چٹک محسوس کریں گے۔ پتہ لگ جائے گا کہ میرے ساتھ ایک واقعہ ہو گیا ہے جس نے مجھے بدل دیا ہے۔اس واقعہ کے نتیجہ میں پھر جو کچھ ہونا ہے ہوتا ہے۔

اس لئے ہر احمدی نوجوان جو یہاں آیا ہوا ہے بڑی تکلیفیں اٹھا کر آیا ہے۔بعض لوگ اپنی جائیدادیں بیچ کر جو رہی سہی بیچاروں کے پاس تھیں بیچ کر آگئے ہیں۔بعضوں کے ماں باپ نے قرضے اٹھالئے ہیں۔آئے تو اس لئے ہیں کہ وہاں کی تکلیفوں سے نجات پائیں، ہر روز کی جو اذیتیں تھیں ان سے نجات پائیں اور آزاد ملک میں جا کر باعزت روزی کمائیں اور پھر اپنے والدین کے قرضے اتاریں اور ان کی مصیبت دور کریں یہ نیتیں ہیں لیکن یہاں خدا نے اس سے بھی بڑھ کر خزانہ آپ کے لئے رکھا ہے۔حضرت موسیٰؑ آگ لینے گئے تھے لیکن نور الٰہی ان کو نصیب ہو گیا۔تو یہ بھی جماعت پر ایک موسوی دور ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں واضح طور پر ملتا ہے کہ ایک موسوی دور تم پر آنے والا ہے (تذکرہ صفحہ:۳۶۶)۔تو آپ اس دور کے نمائندہ ہیں، اس دور کے نشان ہیں۔آپ بھی گھروں سے آگ لینے کے لئے نکلے تھے لیکن خدا یہاں نور دینے کے لئے بیٹھا ہوا ہے۔ یہاں آپ کو نئے نور سے منور کرنے کے لئے بیٹھا ہے۔اس لئے کیوں آگ پر راضی ہو جاتے ہیں؟ اس نور کی طرف لپکیں جو آپ کا منتظر بیٹھا ہوا ہے۔آپ کے لئے ہر ہجرت کی جگہ کوہ طور بن جائے گی کیونکہ خدا نے اپنے الہامات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واضح بشارتیں دی ہیں کہ ایسا دور آنے والا ہے اور مجھے تو صاف دکھائی دے رہا ہے کہ وہ دور آچکا ہے۔

یہاں بھی آپ کا مشن اتنا چھوٹا ہو چکا ہے کہ اگر اس علاقے کی ساری جماعت آجائے تو ناممکن ہے کہ اس چھوٹے سے کمرے میں اکٹھے ہو جائیں اور بہت تکلیف نظر آتی ہے۔ جب گزشتہ دفعہ آیا تھا تو اس دفعہ بھی یہی حالت تھی۔ اب اس سے بھی زیادہ خراب حالت ہے اور بیچاری مستورات کے لئے تو بالکل ہی جگہ کوئی نہیں۔ان کے لئے ٹینٹ بھی جو لگایا ہوا تھا اس میں اس طرح ٹھونسی ہوئی تھیں جرمن خواتین بھی اور دوسری بھی کہ دم گھٹتا تھا۔پھر بچوں کے شور سے وہاں ایک

قیامت آئی پڑی تھی۔ تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے جگہ مہیا فرمائے گا انشاء اللہ قریب ہی۔ ہم نے جائزہ لیا ہے اور جو جائزے لئے ہیں ان میں کوشش یہی ہوگی کہ بہت ہی اچھی کھلی جگہ ملے اور یہاں بہت شاندار مسجد بنائی جائے جو تاریخی حیثیت رکھتی ہو اور تمام جرمنی کی مسجدوں میں سب سے زیادہ بڑی اور نمایاں ہو۔ اگرچہ وہ دولتیں ہمارے پاس نہیں ہیں جو دنیا کے ممالک کی دولتیں ہیں جنہوں نے تیل کی دولت سے یا دوسری دولتوں سے مسجدیں بنائی ہیں لیکن خدا کے فضل اتنے ہیں کہ ناممکن ہے کہ اگر آپ خلوص نیت سے دعا کریں کہ اے خدا! ہمیں سب سے بڑی، سب سے شاندار مسجد عطا کر تو وہ مسجد نہ عطا کردے۔ اب تو وہ دینے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اس لئے ان دعاؤں کے ساتھ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت وسیع جگہ بھی مل جائے گی اور بہت ہی اچھی، خوبصورت، شاندار مسجد بھی نصیب ہو جائے گی لیکن اس کی شان آپ ہیں یہ یاد رکھیں۔ ظاہری شان تو صرف لوگوں کو کھینچنے کے لئے ہے۔ اگر آپ تقویٰ لے کر اس مسجد میں نہ گئے، اگر آپ نے مسجد کو بھرنے کی کوشش نہ کی تو پھر وہ بے شان کی مسجد ہوگی۔ اس لئے ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔ جتنی وسیع مسجد ہو یہ عہد کریں کہ ہم نے جلدی سے جلدی اس کو بھرنا ہے اور جب آپ مسجد بھریں گے خدا آپ کو لازماً اور مسجد عطا فرمادے گا۔ اس طرح یہ دور ہے جو لامتناہی ترقیات کا دور ہو جاتا ہے اور ہم اپنی آنکھوں سے اس دور کو اپنے آگے بھی دیکھ رہے ہیں، اپنے پیچھے بھی، اپنے دائیں بھی، اپنے بائیں بھی۔ اس دور میں سے اس طرح گزر رہے ہیں جس طرح پہاڑ پر چلتے چلتے کوئی رحمتوں کے بادل میں داخل ہو جاتا ہے، چاروں طرف سے بادل گھیر لیتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ اللہ کی رحمتوں کے بادل میں گھر چکی ہے۔ اس کے قطرات کو اپنی زبان پر، اپنے سر آنکھوں پر لے رہی ہے اس لئے اس دور سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ دشمن کی باتوں سے آپ کو کیا خوف ہوسکتا ہے وہ تو بے چارے نادان ہیں، جاہل ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم جماعت احمدیہ کا تعاقب کریں گے، جہاں جائیں گے ہم ان کے پیچھے پیچھے پاکستان کا مولوی کہتا ہے ہم ان کا تعاقب کریں گے۔ ان کی حیثیت کیا ہے آپ کا تعاقب کرنے کی؟ آپ خدا کی جماعت ہیں، آپ کی پروازیں خدا کی عطا کے نتیجہ میں ملتی ہیں۔ آپ کی دوڑیں تو اللہ کی قدرت سے نصیب ہونے والی دوڑیں ہیں۔ آپ کو پکڑ کون سکتا ہے؟ آپ کا تعاقب کر کون سکتا ہے؟ اسی قسم کی باتیں جب حضرت مصلح موعود کے

دور میں احرار نے کی تھیں تو آپ نے ان کو ایک جواب دیا تھا۔ آپ نے فرمایا:

مجھے پکڑنے پہ قدرت کہاں تجھے صیاد
کہ باغ حسن محمدؐ کی عندلیب ہوں میں

(کلام محمود صفحہ: ۱۰۷)

پس آج ساری جماعت کی طرف سے میں دشمنوں کو یہی جواب دیتا ہوں کہ

ہمیں پکڑنے کی قدرت کہاں تجھے صیاد
کہ باغ حسن محمدؐ کی عندلیب ہیں ہم

اور حسن محمدؐ کی تو ہر منزل ایک نئی منزل کی طرف کھینچ کرلے کر جاتی ہے ایک نئی منزل کا پتہ دیتی ہے۔ اس لئے آپ کے مقدر میں آگے سے آگے بڑھنا ہے، مڑکر دیکھنا نہیں ہے کہ ہم کیا چھوڑ آئے ہیں۔ اللہ کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے، اس پر توکل کرتے ہوئے، اس سے دعائیں مانگتے ہوئے حسن محمدؐ کی نئی منازل کی طرف بڑھتے چلے جائیں اور خائب و خاسر دشمن پیچھے بیٹھا رہ جائے گا۔ اس کو توفیق نہیں ہے کہ نیک باتوں میں آپ کا کوئی تعاقب کر سکے۔ بدیوں میں وہ جو چاہے کرتا پھرے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے۔ وہ اس کا مقام ہے، وہ اس کو زیب دیتا ہے لیکن نیکیوں میں کوئی ہم سے آگے بڑھ سکے اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اس لئے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ عہد لے کر اٹھیں کہ ہم ہر نئے مرکز کو جو خدا ہمیں عطا فرماتا چلا جائے گا اس کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں جلد سے جلد اللہ سے محبت کرنے والے، پیار کرنے والے، اللہ کے رسول سے محبت کرنے والے اور پیار کرنے والے خدا کے بندوں سے بھرتے چلے جائیں اور یہی ہمارے تحفے ہیں خدا کے حضور اور یہی ہمارے شکرانے کا اظہار ہے اور جب آپ بھرتے چلے جائیں گے تو خدا آپ کو نئے وسیع تر مراکز عطا فرماتا چلا جائے گا۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

ابھی جمعہ کے بعد انشاء اللہ عصر کی نماز بھی ساتھ ہی ہوگی۔ ابھی ہم نے سفر پر جانا ہے۔ عصر کی نماز کے معاً بعد دو نماز جنازہ غائب ہوں گے۔ ایک حاجی عبدالسمیع صاحب ربوہ میں وفات پا چکے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھے پتہ چلا ان کے بیٹے عبدا لصبور ناصر جو آج کل ہمبرگ میں

ہیں انہوں نے درخواست کی ہے اور دوسرے مبشر احمد صاحب مغربی جرمنی میں ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ میرے دادا جان مکرم منشی احمد خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی درخواست ہے کہ نماز جنازہ غائب پڑھی جائے اس لئے اس کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ غائب ہوگی۔

چونکہ فوراً بعد ہم نے سفر پر جانا ہے اس لئے بعد میں مصافحے کا وقت نہیں مل سکے گا۔ لیکن آپ سب کی نہایت ہی محبت بھری پر خلوص مہمان نوازی اور جذبات کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کی قدر کرتا ہوں۔ آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔ جتنی آپ کو اپنے خلیفہ سے محبت ہے مجھے آپ سے اس سے کم نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ یقین کے ساتھ بتا سکتا ہوں۔ میں آپ کے چہروں پر نظر ڈال کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے ایسی محبت کرنے والی ایسی پیار کرنے والی، ایسی مخلص جماعت عطا فرمائی ہے۔ خدا کرے میری ساری دعائیں آپ کو لگ جائیں، آپ کی نسلوں کو میری دعائیں لگیں۔ آپ ہمیشہ ہمیش ان دعاؤں کے پھل کھاتے رہیں۔ اس لئے جہاں بھی رہیں خوش رہیں اور اللہ کے نور سے فیضیاب رہیں۔ اور تمام دنیا میں اللہ کے نور کو پھیلاتے رہیں یہ میرا محبت بھرا پیغام ہے اس لئے جمعہ کے بعد صرف السلام علیکم کہہ سکوں گا خواہش کے باوجود مصافحہ کا وقت نہیں ہوگا۔